

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا قنوت وتر میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا ثابت ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

الیوحاتم الرازیؒ (متوفی 277ھ) فرماتے ہیں:

"قال لی الیوزرعی: ترغی فی القنوت؟ قلت: لا! فقالت: فترغی انت؟ قال: نعم! فقالت: ماجئک؟ قال: حدیث ابن مسعود! قلت: رواہ ابن السیثم! قال: حدیث ابن عباس! قلت: > رواہ عوف! قال: فما حکمک فی ترکہ؟ قلت: حدیث انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یرغی یدیه فی شیء من الدعاء الا فی الاستسقاء! فقالت:"

الیوزرعی (الرازیؒ متوفی 268ھ) نے مجھ سے پوچھا: کیا آپ قنوت میں ہاتھ اٹھاتے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں! پھر میں نے ان سے پوچھا: کیا آپ قنوت میں ہاتھ اٹھاتے ہیں؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، میں نے پوچھا: آپ کی دلیل کیا ہے؟ انھوں نے کہا: حدیث ابن مسعود: میں نے کہا اسے لیث بن ابی سلیم نے روایت کیا ہے۔ انھوں نے کہا: حدیث ابی ہریرہ۔ میں نے کہا: اسے ابن السیثم نے روایت کیا ہے۔ انھوں نے کہا: حدیث ابن عباس، میں نے کہا: اسے عوف (الاعرابی) نے روایت کیا ہے۔ تو انھوں نے پوچھا: آپ کے پاس قنوت میں ہاتھ نہ اٹھانے کی کیا دلیل ہے؟ میں نے کہا: حدیث انس لہ بے شک رسول اللہ ﷺ کسی دعا میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے سوائے استسقاء کے تو وہ (الیوزرعی رحمہ اللہ) خاموش ہو گئے۔

(تاریخ بغداد ج 2 ص 76 ت 455 وسندہ حسن، و ذکرہ الذہبی فی سیر اعلام النبلاء 13/253) اس حکایت کے راویوں کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے

(1) ومنصور محمد بن عیسیٰ بن عبدالعزیز: وکان صدوقا (تاریخ بغداد 2/406 ت 937)

(2) صالح بن احمد محمد الحافظ: وکان حافظا، فہما، ثقہ ثبتا

(تاریخ بغداد 9/331 ت 4871)

(1) القاسم بن ابی صالح بندار: کان صدوقا متقنا للحدیث

(لسان المیزان 4/460 ت 6685)

تنبیہ: قاسم بن ابی صالح پر تشیع کا الزام ہے جو یہاں روایت حدیث میں مردود ہے۔ صالح بن احمد کے قول سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان کا قاسم بن ابی صالح سے سماع قبل از اختلاف ہے لہذا یہ سند حسن لذاتہ ہے۔

اب ان کی روایات کی مختصر تحقیق پیش خدمت ہے جنہیں امام الیوزرعی اور امام الیوحاتم نے باہم مناظرے میں پیش کیا ہے۔

1- حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ (جزء القراءة للبغاری تحقیقی: 99 مصنف ابن ابی شیبہ 2/307 ح 6953 الطبرانی فی الکبیر 9/327 ح 19425 السنن للبیہقی 3/41)

اس کی سند لیث بن ابی سلیم (ضعیف و مدلس) کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔ یہاں پر یہ بات سخت تعجب خیز ہے کہ نیموی تقلیدی نے اس سند کو "باسنادہ صحیح" لکھ دیا ہے۔ (دیکھئے آثار السنن: 635) حالانکہ بمسور محمد بن انس نے لیث مذکور کو ضعیف و مجروح قرار دیا ہے۔

زبطی حنفی نے کہا: "ولیث ہذا الظاہر انہ لیث بن ابی سلیم و ہو ضعیف"

اور ظاہر ہے کہ یہاں لیث سے مراد لیث بن ابی سلیم ہے اور وہ ضعیف ہے۔

لیث مذکور پر جرح کے لیے دیکھئے احسن الکالم (سرفراز خان صفدری دہلوی ج 2 ص 128) جزء القراءة تحریفات امین اوکاڑی (ص 70 ح 58)

(1) حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ (السنن الکبری للبیہقی 3/41)

اس کی سند ابن السبع کی تہلیس اور اختلاط کی وجہ سے ضعیف ہے۔

(2) حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ (مصنف ابن ابی شیبہ 2/316 ح 7042 - 7043 والوسط لابن منذر: 213/5)

یہ روایت قنوت فجر سے متعلق ہے، اس روایت کی دو سندیں ہیں: پہلی میں سفیان ثوری مدلس ہیں اور دوسری میں ہشیم بن بشیر مدلس ہیں لہذا یہ دونوں سندیں ضعیف ہیں ابو حاتم رازی نے اس روایت کو عوف الاعرابی کی وجہ سے ناقابل حجت قرار دیا ہے۔ حالانکہ وہ الجرح والتعديل میں "عوف کو" صدوق صالح الحدیث" ہیں (7/15)

تنبیہ: عوف الاعرابی پر جرح مردود ہے۔ انھیں جمہور محدثین نے ثقہ و صدوق قرار دیا ہے لہذا وہ حسن الحدیث یا صحیح الحدیث تھے۔ صحیحین میں ان کی تمام روایات صحیح ہیں۔

(3) حدیث انس رضی اللہ عنہ (صحیح البخاری: 1030 و صحیح مسلم: 7/796)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ امام ابو حاتم رازی حسن لغیرہ حدیث کو حجت نہیں سمجھتے تھے، کیونکہ امام ابو زرہ الرازی کی ذکر کردہ تینوں روایات روایات ایک دوسرے کی تائید کرتی ہیں اور ان کا ضعف شدید نہیں ہے۔ جو لوگ ضعیف + ضعیف سے حسن لغیرہ بنا دیتے ہیں۔ ان کے اصول پر یہ روایت باہم مل کر حسن لغیرہ بن جاتی ہیں۔ آپ نے دیکھ لیا ہے کہ ابو حاتم رازی حسن لغیرہ روایات کو حجت نہیں سمجھتے تھے۔

فائدہ: عامر بن شبل الجری (ثقہ راوی) سے روایت ہے کہ "رايت ابا قلابہ یرفع یدہ فی قنوتہ" میں نے ابو قلابہ (ثقہ تابعی) کو دیکھا، وہ اپنے قنوت میں ہاتھ اٹھاتے تھے (سنن الکبریٰ للبیہقی ج 3 ص 41 و سندہ حسن)

قنوت نازلہ میں (دعا کی طرح) ہاتھ اٹھانا ثابت ہے۔ (مسند احمد 3/137 ح 12429، سندہ صحیح)

امام اہل سنت احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ بھی قنوت وتر میں ہاتھ اٹھانے کے قائل تھے۔ (دیکھئے مسائل ابی داؤد ص 66، مسائل احمد و اسحاق روایہ اسحاق بن منصور الکوفی ج 1/211 ت 465،

3468 ت 259)

خلاصہ: قنوت وتر میں دعا کی طرح ہاتھ اٹھانے یا نہ اٹھانے دونوں طرح جائز ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ حدیث انس رضی اللہ عنہ و دیگر دلائل کی رو سے قنوت میں ہاتھ نہ اٹھائے جائیں

حدیث احمدی والذی اعلم بالصواب

## فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

### ج 1 ص 415

#### محدث فتویٰ